04-09-2020

Adil Rashid
Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - دلی کالج - ایک جائزہ

Topic - Dilli COLLEGE - An introduction

For MA students

Scanned with CamScanner

دلی کالج - ایک جائزہ

دلی کالج کی ابتدائی صورت غازی الدین خان کے مدرسہ
کی تھی۔ 1797 میں اس بات کی اجازت دی گئی کہ عیسائی
مبلغین ہندوستان جا کر تبلیغ کا کام انجام دے سکتے ہیں۔
اسی زمانے میں فارسی، سنسکرت اور عربی کے قدیم نسخوں کو
محفوظ کرنے اور ان زبانوں میں تعلیم کی گنجائش پر زور دیا گیا۔
1813 میں اس نوعیت کی تجاویز بھرپور طریقے سے سامنے آئیں کہ
ہندوستان میں علم و ادب کے فروغ کے لئے کام کئے جائیں۔
سماجی اور سائنسی علوم کی ترویج و اشاعت کی جائے۔ 1825ء
میں غازی الدین خان کا مدرسہ دلی کالج میں تبدیل ہو گیا۔
جوزف ہنری ٹیلر اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ انگریزی تعلیم
کے فروغ کی وجہ سے بہت واویلا مچا لیکن دھیرے دھیرے اس
میں طالب علموں کا اضافہ ہوتا گیا۔

Scanned with CamScanner

دلی کالج کے مشرقی اور مغربی شعبوں میں ہمیشہ یہی رسہ کشی رہی۔ مشرقی شعبہ کے نزدیک علم و ادب سے مراد مشرقی علوم و ادبیات تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ مغربی علوم کو مشرقی زبانوں میں ترجمہ کر کے پیش کیا جانا چاہئے۔ مغربی شعبہ کی مخالفت کی وجہ سے عربی، فارسی اور سنسکرت کو نظرانداز کر کے ہوئے ان زبانوں کی تعلیم اردو میں ہوتی رہی اور دلی کالج کا ذریعہ تعلیم اردو ہی قرار رہا۔ ریاضی، سائنس، فلسفہ، تاریخ، اخلاقیات اور دیگر مضامین اردو میں پڑھائے جانے لگے۔

لارڈ آکلینڈ جب گورنر جنرل بن کر آئے تو دونوں شعبوں کے بیچ فضا سازگار ہو گئی۔ انہوں نے مشرقی تعلیم کی ترقی و ترویج کی حمایت کی۔ مشرقی زبانوں کی مفید کتابوں کی سرپرستی اور حمایت کی۔ 1876 کی رپورٹ میں درج ہے کہ عربی، فارسی اور

اور سائنس کے مضامین اردو میں پڑھائے جاتے تھے جن کا معیار
انگریزی کے مقابلے اعلیٰ تھا۔

1841ء میں فیلکس بترس اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔

یہ اردو کے تعلق سے نہایت ہمدرد شخص تھے۔

انہوں نے ایک سوسائٹی قائم کی جس کا مقصد جملہ علوم وفنون
کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا بھی تھا۔

ان کے بعد الوائس اسپرنگر آئے جن کے دور میں کئی معیاری کتابیں
لکھی گئیں۔ سر سید نے "آثار الصنادید" اور ماسٹر
رام چندر نے "فوائد الناظرین" شائع کیا۔

اسپرنگر نے تعلیمی معیار بلند بنانے کے لئے مشرقی اور
مغربی مضمونوں کا انضمام عمل میں لایا۔ اور نصاب تعلیم بھی
یکساں کر دیا گیا۔ اس سے اردو تعلیم کی طرف مزید توجہ ہو گئی۔

Scanned with CamScanner

1856ء تک یہی صورتحال رہی لیکن 1857 کی جنگ آزادی نے سب کچھ تباہ کر دیا۔ آخر کار، کالج بند ہو گیا۔ 1864ء میں اسے دوبارہ شروع کیا گیا لیکن حالات ناسازگار رہے بالآخر 1877 میں اسے لاہور کالج میں ضم کر دیا گیا۔

دلی کالج جیسے اداروں میں یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ درسی کتب ہر وقت تیار اور دستیاب ہوں۔ اس کام کے لیے دلی کالج کے خصوص میں 1835ء میں سرکاری تعلیمی کمیٹی قائم کی گئی۔ 1841ء میں ایک ذیلی کمیٹی بھی قائم کی گئی جس کا دائرہ کار صرف و نحو سے کتابوں کی تیاری اور اس کے لیے اہل اشخاص کا انتخاب تھا۔ جلد ہی ایک اور انجمن "انجمن اشاعت علوم بذریعہ السنہ ملکی" کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا مقصد عربی، فارسی، سنسکرت اور انگریزی سے اعلیٰ درجے کی کتابوں کا اردو، بنگلہ اور ہندی میں ترجمہ تھا۔

Scanned with CamScanner

اس انجمن نے انگریزی اردو ترجموں کے لیے چند قواعد بھی مرتب
کیے۔ یہ کہا گیا کہ اردو ترجموں کے لیے سب سے موزوں جگہ
دلی کالج ہے لہذا اس انجمن پر دلی کالج کی گرفت مضبوط رہی۔
لوکل تعلیمی کمیٹی نے 128 کتابوں کو لکھوایا اور ان کی اشاعت
ہوئی۔ ان میں تاریخ ہند، تاریخ اسلام، تاریخ یونان، تاریخ
روما، انشائے شعرائے اردو، اصول علم ہیئت، قانون مال،
تاریخ ایران، طبعی نباتات، علم معدنیات، حرکیات و
سکونیات، حکمائے یونان اور ان کے علاوہ سودا، میر
درد اور جرأت کے دواوین وغیرہ اور متعدد
درسی کتابیں شامل ہیں۔
دلی کالج کی سرگرمیوں کے سلسلے میں مختلف کمیٹیوں کے علاوہ
کالج کے پرنسپلوں اور اساتذہ کرام کا بھی عملی دخل رہا۔

الف شپرونس، اے اسپرنگر، جے کارگل، مٹکاف، ایڈمنڈ ولمٹ،
پروفیسر ایلس، مولوی مملوک علی، مولوی امام بخش صہبائی،
مولوی سبحان بخش، ماسٹر رام چندر، ضیاء الدین،
ماسٹر پیارے لال، بھیروں پرشاد، اشرف علی،
بابو ہردیو سنگھ، پنڈت رام کشن، ماسٹر حسینی
ہردیو سنگھ، ماسٹر نور محمد، مولوی حسن علی خان، ماسٹر
وزیر علی اور ماسٹر امیر علی وغیرہ وہ اہم نام ہیں
جن کی خدمات بے مثال ہیں۔
کالج کے طلبوں میں ڈاکٹر نذیر احمد، محمد حسین آزاد، مولوی
ذکاء اللہ، مولوی ضیاء الدین، پنڈت موتی لال دہلوی،
بھیروں پرشاد، پنڈت من پھول، سری رام، حکم چند،
نند کشور، ماسٹر کیدار ناتھ، ماسٹر پیارے لال، ماسٹر
جانکی پرشاد وغیرہ نے زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ غرض دلی کالج
کی اردو خدمات لائق تحسین ہیں۔

Scanned with CamScanner